نوافل کی جماعت کروانا کیسا؟

دار الافتاء اہلسنّت (دعوتِ اسلامی)
Darul Ifta AhleSunnat

ریفرنس نمبر:pin-5166 تاریخ:17-05-2017

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس بارے میں کہ پندرہ شعبان المعظم کی شب یا اس جیسے دیگر مواقع پر کافی لوگ جماعت کے ساتھ نوافل ادا کرتے ہیں۔ پوچھنا یہ ہے کہ نوافل کی جماعت جائز ہے یا نہیں؟ برائے کرم اس حوالے سے شرعی رہنمائی فرمائیں۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق و الصواب

فرائض کی ادائیگی کے ساتھ ساتھ نوافل کی کثرت یقیناً رب تعالی کے قرب کا ذریعہ ہے۔ یہاں تک کہ کل بروز قیامت فرائض کی کمی بھی نوافل سے پوری کی جائے گی۔

چنانچہ بخاری شریف میں ہے:"ولا یزال عبدی یتقرب الی بالنوافل حتی احببتہ"ترجمہ:(اللہ عزوجل ارشاد فرماتا ہے کہ) میرا بندہ نوافل کی کثرت سے میرا قرب حاصل کرتا ہے، یہاں تک کہ میں اسے اپنا محبوب بنالیتا ہوں۔

(صحیح البخاری، کتاب الرقاق، باب التواضع، ج2، ص963، مطبوعہ کراچی)

اور جامع ترمذی میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے مروی ہے کہ سرکار صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:"ان اول ما یحاسب بہ العبد یوم القیامۃ من عملہ صلاتہ،فان صلحت فقد افلح وانجح،وان فسدت فقد خاب وخسر،فان انتقص

من فریضتہ شیء قال الرب عزوجل: انظروا ھل لعبدی من تطوع فیکمل بھا ما انتقص من الفریضۃ، ثم یکون سائر عملہ علی ذلک“ترجمہ: بروزِ قیامت بندے کے اعمال میں سے سب سے پہلے نماز کے بارے میں پوچھا جائے گا، اگر نماز درست ہوئی، تو بندہ کامیاب ہے اور اگر یہ درست نہ ہوئی، تو بندہ خسارے میں ہوگا، اگر فرائض میں کمی ہوئی، تو رب عزوجل ارشاد فرمائے گا کہ دیکھو کیا اس کے پاس نوافل ہیں کہ جن کے ذریعے فرائض کی کمی کو پورا کیا جائے؟ پھر بقیہ اعمال کا بھی اسی طرح حساب ہوگا۔

(جامع ترمذی، ابواب الصلاۃ، اول مایحاسب بہ العبد، ج1، ص94، مطبوعہ کراچی)

رہا جماعت کے ساتھ نوافل ادا کرنا، تو اس کی دو صورتیں ہیں: (۱) بغیر تداعی کے نوافل کی جماعت کروانا۔ (۲) تداعی کے ساتھ جماعت کروانا۔ دونوں صورتوں کا حکم مع دلائل مندرجہ ذیل ہے:

(۱) بغیر تداعی کے نوافل کی جماعت کروانا بالاجماع جائز ہے۔ تداعی کا مطلب یہ کہ لوگوں کو جماعت کے لیے بلانا اور انہیں جمع کرنا اور اصح قول کے مطابق اگر امام کے علاوہ چار یا اس سے زائد مقتدی ہوں، تو یہ تداعی ہے اور اگر اس سے کم ہوں، تو نہیں۔

چنانچہ صحیح بخاری و صحیح ابن حبان میں ہے۔ واللفظ للبخاری: ”قال عتبان فغدا علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وابوبکر حین ارتفع النھار فاستاذن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، فاذنت لہ، فلم یجلس حین دخل البیت، ثم قال: این تحب ان اصلی من بیتک، قال: فاشرت لہ الی ناحیۃ من البیت، فقام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، فکبر، فقمنا فصففنا، فصلی رکعتین ثم سلم“ترجمہ: حضرت

عتبان رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ سرکار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ صبح دن چڑھے تشریف لائے، حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اجازت طلب فرمائی، میں نے اجازت دے دی، آپ صلی اللہ علیہ وسلم گھر میں تشریف لائے اور بیٹھنے سے پہلے فرمایا: تم اپنے گھر میں کون سی جگہ پسند کرتے ہو جہاں میں نماز پڑھوں؟ میں نے گھر کے ایک گوشے کی طرف اشارہ کیا، پھر حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کھڑے ہو کر تکبیر کہی اور ہم نے کھڑے ہو کر صف بنالی، حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں دو رکعت نماز پڑھا کر سلام پھیر دیا۔

(صحیح البخاری، کتاب الصلاۃ، باب المساجد فی البیوت، ج1، ص60، مطبوعہ کراچی)

اس حدیثِ مبارک کے تحت شرح صحیح بخاری لابن بطال اور عمدۃ القاری میں ہے۔ واللفظ للاول: "فيه صلاة النافلة في جماعة بالنهار" ترجمہ: اس حدیثِ مبارک میں اس بات کا ثبوت ہے کہ دن میں باجماعت نوافل ادا کرنا، جائز ہے۔

(عمدۃالقاری، ج3، ص417، مطبوعہ ملتان)

اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ ارشاد فرماتے ہیں: "جماعتِ نوافل میں ہمارے ائمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کا مذہب معلوم و مشہور اور عامہ کتبِ مذہب میں مذکور و مسطور ہے کہ بلا تداعی مضائقہ نہیں۔"

(فتاوی رضویہ، ج7، ص430، رضافاؤنڈیشن، لاہور)

(۲) اگر نوافل کی جماعت تداعی کے ساتھ ہو، تو نمازِ تراویح اور کسوف و استسقاء یعنی سورج گہن اور طلب بارش کے لیے پڑھے جانے والے نوافل بھی بلا کراہت جائز ہیں، جبکہ ان کے علاوہ دیگر نوافل بطورِ تداعی جماعت کے ساتھ ادا کرنا مکروہِ تنزیہی و خلافِ اولیٰ ہے، ناجائز و گناہ نہیں، البتہ اگر لوگ صلوٰۃ التسبیح، صلوٰۃ التوبہ، تہجد یا دیگر نوافل جماعت کے ساتھ ادا

کریں، تو انہیں منع نہ کیا جائے کہ عوام الناس کی پہلے ہی نیکیوں میں رغبت کم ہے اور جو لوگ جماعت کی وجہ سے نوافل ادا کر لیتے ہیں، اگر انہیں بھی منع کر دیا جائے، تو ان کے بالکل ہی نوافل چھوڑ دینے کے امکان زیادہ ہیں۔ جیسا کہ مخفی نہیں۔ اسی وجہ سے فقہائے کرام رحمھم اللہ السلام نے ایسی ممانعت سے منع فرمایا ہے۔

در مختار میں ہے:"یکرہ ذلک لو علی سبیل التداعی بان یقتدی اربعة بواحد" ترجمہ: تداعی کے طور پر نوافل کی جماعت مکروہ ہے۔ تداعی کا مطلب یہ ہے کہ چار شخص ایک کی اقتدا کریں۔ (درمختار مع ردالمحتار، کتاب الصلاۃ، ج2، ص604، مطبوعہ کوئٹہ)

اعلی حضرت رحمۃ اللہ علیہ ارشاد فرماتے ہیں:"تراویح و کسوف واستسقاء کے سوا جماعتِ نوافل میں ہمارے ائمہ رضی اللہ تعالی عنہم کا مذہب معلوم و مشہور اور عامہ کتب مذہب میں مذکور و مسطور ہے کہ بلا تداعی مضائقہ نہیں اور تداعی کے ساتھ مکروہ۔ تداعی ایک دوسرے کو بلانا جمع کرنا اور اسے کثرت جماعت لازم عادی ہے۔۔۔ بالجملہ دو مقتدیوں میں بالاجماع جائز اور پانچ میں بالاتفاق مکروہ اور تین اور چار میں اختلاف نقل و مشائخ، اور اصح یہ کہ تین میں کراہت نہیں، چار میں ہے، تو مذہبِ مختار یہ نکلا کہ امام کے سوا چار یا زائد ہوں تو کراہت ہے، ورنہ نہیں۔۔۔ پھر اظہر یہ ہے کہ یہ کراہت صرف تنزیہی ہے، یعنی خلاف اولیٰ لمخالف التوارث، نہ تحریمی کہ گناہ و ممنوع ہو۔"

(فتاوی رضویہ، ج7، ص430تا431، مطبوعہ رضافاؤنڈیشن، لاہور)

مزید ایک مقام پر فرماتے ہیں:"نفل غیر تراویح میں امام کے سوا تین آدمیوں تک تو اجازت ہے ہی، چار کی نسبت کتبِ فقہیہ میں کراہت لکھتے ہیں یعنی کراہت تنزیہہ جس کا حاصل

خلاف اولیٰ ہے، نہ کہ گناہ و حرام۔ کما بیناہ فی فتاوٰنا (جیسا کہ ہم نے اس کی تفصیل اپنے فتاویٰ میں ذکر کر دی ہے) اور بہت اکابر دین سے جماعت نوافل بالتداعی ثابت ہے اور عوام فعل خیر سے منع نہ کیے جائیں گے۔ علمائے امت و حکمائے ملت نے ایسی ممانعت سے منع فرمایا ہے۔" (فتاوی رضویہ، ج7، ص465، مطبوعہ رضافاؤنڈیشن، لاھور)

ایسی ممانعت سے علماء نے منع فرمایا ہے۔ چنانچہ نمازِ عید سے پہلے اور بعد نوافل ادا کرنے کے حوالے سے در مختار میں ہے: "ولا یتنفل قبلھا مطلقا وکذالا یتنفل بعدھا فی مصلاھا، فانہ مکروہ عند العامۃ۔۔۔ وھذا للخواص اما العوام فلا یمنعون من تکبیر ولا تنفل اصلا لقلۃ رغبتھم فی الخیرات۔۔۔ ان علیا رضی اللہ عنہ رای رجلا یصلی بعد العید فقیل اما تمنعہ یا امیر المؤمنین؟ فقال: اخاف ان ادخل تحت الوعید، قال اللہ تعالی ﴿اَرَءَیْتَ الَّذِیْ یَنْهٰى عَبْدًا اِذَا صَلّٰى﴾ ترجمہ: نمازِ عید سے پہلے گھر اور عید گاہ دونوں میں اور عیدین کے بعد فقط عید گاہ میں نوافل ادا کرنا عامۃ الفقہاء کے نزدیک مکروہ ہے، لیکن یہ حکم خواص کے لیے ہے، بہر حال عوام کو تکبیرات اوران نوافل سے بالکل منع نہیں کیا جائے گا کہ عوام کی پہلے ہی نیکیوں میں رغبت کم ہوتی ہے۔ حضرت علی رضی اللہ تعالی عنہ نے ایک شخص کو نماز عید کے بعد (عید گاہ میں) نوافل ادا کرتے دیکھا، تو ان سے عرض کی گئی: اے امیر المومنین آپ اسے منع کیوں نہیں کرتے؟ ارشاد فرمایا: میں ڈرتا ہوں کہ کہیں اس وعید میں نہ داخل ہو جاؤں کہ اللہ تبارک وتعالی نے ارشاد فرمایا: بھلا دیکھو تو جو منع کرتا ہے بندہ کو جب وہ نماز پڑھے۔

(تنویر الابصار مع درمختار، کتاب الصلاۃ، باب العیدین، ج3، ص57تا60، مطبوعہ کوئٹہ)

بلکہ حدیقہ ندیہ میں لوگوں کو باجماعت نوافل ادا کرنے سے روکنے کو اخلاقِ مذمومہ میں سے شمار کیا گیا ہے۔ چنانچہ علامہ عبد الغنی نابلسی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں: ”ومن ھذا القبیل نھی الناس عن صلاۃ الرغائب بالجماعۃ وصلاۃ لیلۃ القدر ونحو ذلک وان صرح العلماء بالکراھۃ بالجماعۃ فیھا ،لا یفتی بذلک للعوام لئلا تقل رغبتھم فی الخیرات وقد اختلف العلماء فی ذلک ۔۔۔ صنف فی جوازھا جماعۃ من المتاخرین، فابقاء العوام راغبین فی الصلاۃ اولی من تنفیرھم منھا“ ترجمہ: اخلاق مذمومہ کی قبیل سے یہ بھی ہے کہ لوگوں کو صلوٰۃ الرغائب باجماعت ادا کرنے، اور لیلۃ القدر کی رات اوراسی طرح دیگر مواقع پر نوافل ادا کرنے سے منع کر دیا جائے، اگرچہ علماء نے تصریح فرمائی ہے کہ باجماعت نوافل ادا کرنا مکروہ ہے، مگر لوگوں کو اس کی کراہت کا فتوی نہیں دیا جائے گا، تاکہ نیکیوں میں ان کی رغبت کم نہ ہو، بلکہ علمائے متاخرین نے تو اس کے جواز پر لکھا بھی ہے، لہٰذا عوام کو نماز کی طرف راغب رکھنا انہیں نفرت دلانے سے کہیں بہتر ہے۔

(حدیقہ ندیہ، الخلق الثامن والاربعون من الاخلاق ۔۔۔ الخ، ج2، ص150، مطبوعہ فیصل آباد)

واللہ اعلم عزوجل **ورسولہ اعلم** صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم

کتبـــــــــــــــــــــہ

مفتی محمد قاسم عطاری

20شعبان المعظم1438ھ/17مئی2017

نوٹ: دار الافتاء اہلسنت کی جانب سے وائرل ہونے والے کسی بھی فتوے کی تصدیق دار الافتاء اہلسنت کے آفیشل پیج /daruliftaahlesunnat اور ویب سائٹ /www.daruliftaahlesunnat.net کے ذریعے کی جاسکتی ہے